لا إله إلا الله مُحمّد رسول الله

عشقِ حقیقی



(مصنف :- محمد بن عبد اللہ الانصاری غفرلہ)

عشقِ حقیقی

اردو

(مصنف :- محمد بن عبد اللہ الانصاری غفرلہ)

سلسلہ

چشتی قادری الافتخاری

۲

(تاریخی جائزہ)

عشق ، محبت اور پیار بالکل اپنے الفاظوں کے جوڑ کی طرح الگ الگ ہیں ، تاریخ میں کئی نایاب ہستیاں گزری ہیں جنہوں نے اِس پر اپنی رائے پیش فرمائیں ہیں ، اور ہر ایک کا اپنا ایک الگ نقطہ نظر رہا ہے ، کسی نے یوں فرمایا کہ عشق کا ایک الگ مقام ہے اور محبت تو بس ایک خوبصورت احساس ہے ، تو کسی نے یوں فرمایا کہ عشق وہ ہے جو عاشق کو خیالوں کی وادیوں میں ڈھکیل دیتا ہے اب چاہے وہ صحیح ہو یا ہو غلط اور کسی چیز کو اچھا اور مفید سمجھ کر اس کا ارادہ کرنا اسے چاہنا محبت ہے ، تو کسی نے یہ بھی فرمایا کہ پیار ہر ایک سے ہوتا ہے یعنی انسان ، جانور وغیرہ مگر محبت کسی خاص سے ہوتا ہے اور عشق بس رب العالمین سے ، اور کسی نے یہ بھی فرمایاکے محبت بار بار ہوتی ہے لیکن عشق ایک بار ہوتا ہے ، محبت پہلی نظر میں ہو جاتی ہے لیکن اس کو عشق کا مقام دینے کے لیے محبت کو کئی منزلیں طے کرنا پڑتی ہیں ، کسی نے یہ بھی کہا محبت اندھی ہوتی ہے لیکن عشق کھلی آنکھوں سے کیا جاتا ہے ، یہ وہ مختلف رائے ہیں جو تاریخ میں مِلتی ہیں ،

یقیناً عشق ایک الگ مقام رکھتا ہے اسی طرح محبت کا بھی اپنا الگ مقام ہے اور پیار کا بھی ،

(مصنّف کا نظریہ)

پیار ایک اِنسانی جذبہ ہے جسکا تعلق نگاہوں سے ہے

محبت ایک خاص رِشتہ ہے جسکا تعلق دل سے ہے

اور عشق وہ مقامِ حق ہے جسکا تعلق تصوّف سے ہے

(مصنّف کا نظریہ)

(پیار) :- آج لوگ نگاہوں کی پسند کو محبت اور عشق کا نام دیتے ہیں حالانکہ محبت اِسّے بہُت خاص اور عشق ان سب سے پاک ہیں ، چونکہ نگاہوں کا تعلق عقل سے ہوتا ہے اِسلئے ہماری نگاہِ جب کسی کی بناوٹ ، حُسن ، آنکھیں ، انداز ، اخلاق ، لہجہ وغیرہ دیکھتی ہیں تو ہمارے ذہن کے مُطابق جِسّے عقل خاص سمجھتا ہے وہ پیارا لگنے لگتا ہے ، وہ چاہے انسانوں میں ہو یا جانوروں میں یا پہاڑ ، ندیاں ، جھرنے ، سمندر ، پرند وغیرہ مگر یہ ضروری نہیں جو آپکو پسند آئے وہ دوسروں کو بھی پسند ہو ، آپکی نگاہِ جو دیکھینگی وہ آپکے عقل کے مُطابق پسندیدہ ہوگا یا پھر ناپسندیدہ اور یہی معاملہ ہر ایک کے ساتھ ہیں ، جیسے کسی کو کوئی شخص پسند ہے تو کسی کو نہیں ، کسی کو کوئی جانور پسند ہے تو کسی کو نہیں جیسے کُتّے بلّی وغیرہ ، اسی طرح کسی کو کسی کی ادا پسند آتی ہے کسی کو آنکھیں کسی کے اخلاق کسی کے الفاظ کسی کی ذہنی رائے وغیرہ ، جِسّے ہماری نگاہ میں کوئی خاص اِمتیاز حاصل ہوتا ہے وہ ہمارے قریب پیارا ہے ، اور پسند ہی پیار ہے جو محبت تک لے جاتی ہے اور محبت عشق تک ، مگر اکثر ایسا ہوتا رہا ہے کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہیں ویسے ہی جِسے ہمیں پیار ہے وہ یا تو ہمارے لیے بہُت خاص ہوجاتا ہے یا پھر وہ پیاری نہیں رہتی کیونکہ اسکی جگہ اب کسی اور چیز نے لے لی ہوتی ہے ،

(مصنّف کا نظریہ)

(مُحبّت) :- محبت ایک خاص رِشتہ ہے جو دو دلوں کے بیچ ہوتا ہے جو پسند سے اعلیٰ ہے ، محبت اُس پھل دینے والے درخت کا مثل ہے ، جو اُسّے محبت کرنے والوں کو اپنی جوانی میں پھل دیتا ہے اور جب بوڑھا ہو جائے اور پھل نا دے سکے تو سایہ ضرور دیتا ہے ، یہ رِشتہ شوہر اور بیوی میں ، اولاد اور والدین میں ، بھائی اور بہن میں اور اِسی طرح ہر وہ رِشتہ جو ہمارے اپنوں کے ، اپنوں سے جوڑتا ہے وہ محبت ہے ، ایک مرد جب کسی عورت سے نکاح کرتا ہے تو وہ ایک پاک بندھن میں بندھ جاتا ہے اور اس بندھن کو محبت کہتے ہے جس میں شوہر اپنی بیوی کے حقوق کیلیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے جو بعد جوانی بڑھاپے تک خود کو ایک دوسرے میں تلاش کرتے ہے اور مِل جانے پر محبت کی منزلیں طے پاتے ہیں ، اور جب اُنکی اولادیں اس دنیا میں آتی ہے تو محبت کی شاخیں بڑھتی رہتی ہے اُنکی پرورش ، پھر اُنکا نکاح ، پھر اُنکی اولادیں یہ سلسلہ یہ نظام محبت ہی ہیں جو اللہ کی عنایت ہے بالکل پاک اور خاص ، مگر کئی بار ایسا بھی دیکھا گیا ہے شادی کے بعد طلاق ، والدین کی نا فرمانی ، بہن کا حق کھا جانا یہ وہ رِشتہ ہے جس میں ایک جانب محبت تھی اور ایک جانب پسند ، ضرورت ، یا دکھاوے کا پیار ، جیسے بیوی خدمت گزار ہے مگر شوہر کمینہ ہے اور اُسکے حقوق کو پورا نہیں کرتا اور اپنی بیوی کو اپنی پاؤں کی جوتی سمجھتا ہو اور اُسے اپنے نکاح میں رکھنا پسند نا کرتا ہو ایسا شخص محبت کے معنے سے انجان ہے اور اللہ کے نزدیک بڑا ذلیل وخوار ہے ، اور صبر کے باوجود طلاق کے بعد بیوہ اپنے بچوں کی محبت اور پرورش میں اپنی زندگی بغیر نکاح کے گزار دے یہ خیال کرتے ہوئے کے جو اب میرا شوہر ہوگا وہ میری اولاد کو اپنے اولاد کی طرح خاص توجہ نہیں دے گا اس لیے میں نکاح نہیں کرتی ،

(مصنّف کا نظریہ)

یہ محبت ہے ، اور یہی معاملہ بیوی کا اگر شوہر کی طرف ہو اور اُسکے خیالات بھی ایسے ہے تو وہ بھی محبت سے انجان نہیں ، اِسی طرح اولاد یہ خیال کرے کے میرے والدین نے اپنی پوری زِندگی میرے نام کردی ہیں میری پرورش میں کوئی کمی نہیں کی جو بن سکا وہ کیا اسلیے میرا بھی فرض ہیں کے میں اب اُنکی خواہشوں کو پورا کروں اور اُنکا ویسے ہی خیال رکھوں جیسے اُنھونے میرے بچپن میں میرا رکھا تھا ، یہ محبت ہے ، اور اسی طرح یہ میرے والدین کے والدین ہے یا بھائی بہن ہے یا اِنکے بڑے ہے اسلیے میں ان کو محبوب رکھتا ہوں یہ خیال ہی محبت ہے ،

(عشق) :- عشق دُنیاوی محبت سے پاک ہے جو خالص رب العالمین ، رحیم الکریم ، مختار الامین اللہ سبحان و تعالیٰ سے ہوتی ہے اسکی بنیاد حق ہے اور حق سے مراد شریعتِ مصطفیٰ ﷺ ہے اسکو اسطرح سمجھیے کے شریعت ایک دائرہ ہے اور اسکے اندر رہنے والا حق کا پیروکار ہے اگر دائرہ سے باہر جاکر یعنی شریعتِ محمدی ﷺ سے باہر جاکر ہم خود کو اللہ کہ بندے یعنی مسلمان کہتے ہیں تو یہ صحیح نہیں کیونکہ قادیانی بھی خود کو مسلمان ہی کہتے ہیں مگر اِنکے نزدیک حضرت محمّد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین نہیں ہے اور ایسا عقیدہ اسلام میں نہیں کیونکہ شریعت یعنی اسلامی قانون کے مطابق اللہ واحد ہے یہ ماننے کے ساتھ ہی محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ﷺ ہے اسکی گواہی دینی ضروری ہے ورنہ وہ مسلمان نہیں ، یعنی حق کا پیروکار نہیں ،

(مصنّف کا نظریہ)

عشق آخری منزل ہے جسکی راہ محبت ہے اور اِسّے مراد یہ ہے ، یعنی ہم اگر کسی سے محبت کرتے ہیں تو یُہ خیال کا ہونا کے میں اسکے ساتھ وفادار رہو تاکہ میرا اللہ مُجھسے محبت فرمائے ، جیسے بیوی کے حقوق شریعت کے مطابق پوری کرنا تاکہ اللہ کی رضا حاصل ہو ، والدین کی خدمت گزاری کرنا تاکہ اللہ مُجھسے خوس ہو ، بڑے بھائی کا فرمابردار ہونا اور بہن کا حق ادا کرنا اور اسکے خاوند اور انکے والدین و عزیز کو محبوب رکھنا کے اللہ بھی مُجھے اپنے نزدیک محبوب رکھے یہ سب ہمیں ہماری منزل یعنی مقامِ عشق کی طرف عاشق بنا کر لے جاتی ہے اور آخر میں ہمیں وہ مقام حاصل ہوتا ہے یعنی رب العالمین کے دید سے مشرف ہونا ، یہی عشق ہے ، اور جیسے عشق کی راہ محبت ہے ٹھیک ویسے ہی محبت وہ رِشتہ ہے جو خالص اللہ کیلیے ہو ، جسکے لیے تصوّف کے اُس مقام کو پانا ہوگا جو بس حق کی طرف لے جائے ، تصوّف کے معانی راہ طریقت ، سلسلہ بیعت وسلوک ، وہ مسلک جس کے وسیلے سے صفائی قلب حاصل ہو ، علم معرفت ، تزکیہ ءِ نفس کا طریقہ ، اشیائے عالم کو صفاتِ حق کا مظہر جاننا ہے ،

(مصنّف کا نظریہ)

جسکے لیے خود کے وجود کو اللہ کی بنائی ہر چیز کے وجود میں ڈھونڈنا اور سمجھنا ہوگا جو پردے میں چھپی ہوئی محفوظ ہے جِسّے بس صوفی علم والے ہی دیکھ پاتے ہیں ، اسکی مثال کُچھ اس طرح سمجھیے ، جیسے جب کوئی بندہ اپنے رب کی بنائی دنیا کو قریب سے جاننے کی کوشش کرتا ہے اور جب پودوں کو درختوں کی شکل تک پہنچتے اور انکی شاخوں پر پھلوں کو جھولتے دیکھتا ہے تو کہتا ہے یقیناً یہ اللہ کی قدرت ہے ، جب وہ اونچے اونچے پہاڑوں کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے ورنہ اس پہاڑ میں چھُپے لاوے ابھی پھوٹ پڑے ، اور یہ آسمان جو ہمارے سروں کے اوپر ٹھہرے ہوے ہے وہ اُسکے حکم کے مُطابق ہی تو ہے ورنہ یہ ابھی ہم پر آ گرے ، یہ سورج جسکی کرنیں گرماھٹ کا احساس دلاتی ہے یہ چاہے تو ہمیں جالا ڈالے مگر یقیناً یہ اُسکے حکم کے مُطابق جلتی اور بجھتی ہے ، اور یہ جانور کتنے پیارے ہے جِسّے میرے رب نے بنایا ہے چاہے وہ زمین میں رہنے والے ہو یا پانی میں

(مصنّف کا نظریہ)

چاہے وہ آسمان میں اڑنے والے ہو یا زمین کی گہرائی اور پہاڑوں کی کنکڑوں میں رہنے والے ہو ، یہ سب اللہ تعالی ہی کی قدرت ہے ، جو سب پر قادر ہے جو واحد ہے جسکا کوئی شریک نہیں جو بے حد رحم فرمانے والا بڑا معاف فرمانے والا ہے ، اور یہ گواہی دینا آپکے ایمان کا پُختہ ہونا ہے ، یہ عشق ہی ہے ، حالانکہ یہ بھی سچ ہیں کے انسان یہ قابلیت نہیں رکھتا کے وہ عاشق بن پائے کیونکہ کوئی انسان مکمّل نہیں ہوتا ، اور اللہ کی مخلوق میں بس ایک ہی وہ ہستی ہے جِسّے ایک لاکھ چوبیس ہزار پر بھی فضیلت حاصل ہے جو عشق کے اُس مقام پر ہے جہاں ہر عاشق خود کو دیکھنے کی خواہشِ کرتا ہے ، وہ ہمارے پیارے آقا جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ ہے اور انکی اُمّت کا کام یہی ہونا چاہیے کے وہ رسولِ کریم ﷺ کی صفات حاصل کر سکے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصِل ہو اور ہم بھی تمام نبیوں علیہ السلام اور ولیوں رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اُن نیک بندوں میں شامل ہو سکے جِسّے اللہ محبت فرماتا ہے جسے محبوب رکھتا ہے ، خالص اللہ کے لیے محبت کرنا ، معاف کرنا ، مسکرا کر اچھے اخلاق سے دلوں کو جیتنا ، علم حاصل کرنا ، عشق ہے ، اگر نیت ہی اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے تو آپ صوفی ، عاشق ہے ، اور یہی عشق ہے ،